امواجِ مودّت

سلام و منقبت

مصنف
ڈاکٹر سیّد ابوالحسن نقوی

مرتّب
سید وحید الحسن ہاشمی

نام کتاب	امواج مودّت
نام مصنف	ڈاکٹر ابوالحسن نقوی
سال اشاعت	۲۰۰۲ء
ناشر	سید حسن نقوی، ۶۱۳۔ سی گل گشت ملتان
مطبع	رضا سنز شمع پلازہ لاہور
کمپوزنگ	سید محسن رضا
تعداد	۵۰۰
ہدیہ	

ملنے کے پتے

۱۔ امامیہ مشن پاکستان ۸۔ بی شمع پلازہ فیروزپور روڈ لاہور

۲۔ چاولہ بک سنٹر بوہڑ گیٹ ملتان

www.syedahmnaqvi.com

انتساب

والدین کے نام

فہرست

عرضِ حال 8

باغِ مدحت میں ڈاکٹر ابوالحسن نقوی کی پہلی آمد 11

حمد، نعت، منقبت اور سلام 16

میں اپنا فسانۂ دل یارب تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں 17

امت کو مشکلات نے مارا ہے یا نبی 19

کیسے کروں میں ذکرِ خدا و نبی تمام 21

حق سے حیدر کو جو جدا سمجھے 23

فقط زمیں کے لئے ہیں یہ دوجہاں کے لئے 25

بحرین کو کوثر کے برابر نہ سمجھنا 27

پہلے تو حق نے دہر میں اک گھر بنادیا 29

چھوڑا ہے کیوں علیؑ کا سہارا جواب دو 31

مصیبتوں میں ہو اور ذکرِ مرتضےٰ نہ کرے 33

دل کو سکون ذہن کو تمکین دینگے ہم 35

www.syedahmnaqvi.com

کوئی زمین نہیں ہے گر آسمان نہ ہو 37

مرے لئے تو ہے بس مدحتِ نبی سب کچھ 39

سایا نہ دے جو دھوپ میں ایسا شجر نہ مانگ 41

ہم نے پایا نہ کوئی اپنا سہارا اب تک 43

سکوں جو ذکرِ اہلبیت میں ہے وہ کہاں پایا 45

ہر مسلماں کو حبِ علیؑ بخش دے 47

قبولیت کا نمازوں کی انتظام نہیں 49

ہمارے دل کی تختی پر علیؑ کا نام لکھا ہے 51

حشر کے دن جواب دینا ہے 53

پانچ کی انجمن کا کیا کہنا 55

نہ عز و جاہ کی خاطر نہ کچھ خوشی کے لئے 57

آلِ نبیؐ کے ذکر کا ان سے ثواب مانگ 59

کھلے جنت کا دروازہ مرے مجلس میں آنے پر 61

معجزہ ہوتا ہے ذکرِ شبر و شبیر سے 63

حبِ علیؑ کا قلب میں احساس کم نہیں 65

جو خانۂ زہرا کا وفادار نہیں ہے 67

مت ادھر کی ادھر کی بات کرو 69

باطل کے سامنے وہ ہمیشہ کھڑے ہوئے	71
ہم بیکسوں کے آپ ہیں آقا امام عصرؑ	73
وہ قلب مردہ ہے جس میں حسن کا لال نہیں	75
کشتی اسلام کو پھر اک نیا ساحل ملا	77
قابو میں دل نہیں ہے جگر بے قرار ہے	79
میں کس کو کہوں اپنا بتا دو مرے مولا	81
دنیا ہے انتظار میں حیران کیا کرے	83
کربلا سے جو ہمیں درس ملا آج بھی ہے	85
خدا کو چھوڑ کے جھکنا نہیں کسی کی طرف	87
صنفِ نازک کی حیا کا ہے سہارا چادر	89
ہر ضابطے میں جان بہتر کے سبب ہے	91
کربلا والوں کی یادوں میں جو آئے آنسو	93
اے ارضِ کربلا انھیں رکھنا سنبھال کے	95
عرش والے زمیں پہ آنے لگے	97
پتھروں کو جو دیوتا جانے	99
کیا علم نہ تھا شاہ کے کردار سے پہلے	101
منہ سے کلمہ پڑھ تو لیا ہے ذکرِ امامت بھول گئے	103

حق کی نعمت ہے بڑی ہاتھ جو آئے پانی	105
مومنوں کے لئے ہے ذوقِ عبادت مجلس	107
اللہ کی رضا کی ہے پہچان کربلا	109
جب گود میں امام کے آتا ہے شیر خوار	111
شہِ والا نے مدینے میں سجایا تھا علم	113
مجلسِ شاہ میں کرنے کو جو آئے ماتم	115
شہ کا دکھ درد تو سنانے دو	117
شبیر کی جس شخص کو پہچان نہیں ہے	119
کون سمجھا اسے کہ کیا ہے حسینؑ	121
شہ کو جب قتل گاہ ملتی ہے	123
دیں کو جرأت تیر نہ تلوار نے دیا	125
نہ ننگ و نام نہ انعام بے بہا کے لئے	127
تجھ کو تو غمِ شاہ کا احساس نہیں ہے	129
کربلا دل میں بسا کر رکھنا	131
حظ ہے زہراؑ کے در پہ آنے میں	133
قطعات	135-167

عرضِ حال

ڈاکٹر ابوالحسن نقوی

☆ میرا تعلق خاندان سادات سے ہے۔ ۱۹۴۷ء میں میرے خاندان کے تمام افراد ضلع گڑگاواں (انڈیا) قصبہ رسول پور سے ہجرت کر کے ملتان میں قیام پذیر ہوئے میرے دادا کا اسم گرامی سید محمد خورشید نقوی اور والد ماجد کا نام سید حسن نقوی ہے اسی شہر ملتان میں میری پیدائش ۱۹۶۵ء میں ہوئی۔

☆ والد گرامی اگرچہ انسپکٹر پولیس تھے مگر انھوں نے تمام عمر ایمان داری اور رزق حلال کو اپنا شعار بنائے رکھا اس کے علاوہ مجالس اور دیگر رسوم عزاداری سے ان کی وابستگی مثالی تھی اور اب بھی ہے۔ میری والدہ جن کا تعلق زیدی سادات سے ہے ہمیشہ مذہبیات کی دلدادہ رہیں اور آج ان کا شغف قابل تقلید ہے۔ ایسے والدین کی سرپرستی میں میری نشوونما ہوئی انھوں نے میرے قلب میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کی محبت کا چراغ کچھ ایسا روشن کر دیا کہ آج بھی اسی چراغ کی لو مجھے راہ مستقیم کی طرف کھینچے لئے جا رہی ہے۔

☆ میرا ایک چھوٹا بھائی اور چھ چھوٹی بہنیں ہیں والد صاحب نے بڑی ریاضت اور محنت شاقہ سے انھیں تعلیم دلوائی اور وہ سب کے سب اعلیٰ تعلیم یافتہ اور مذہبی شعور کے مالک ہیں۔ میں چونکہ اپنے بھائی اور بہنوں سے بڑا ہوں اس لئے مجھے بھی ان کے تعلیمی سلسلے میں جانفشانی کرنا پڑی اور خدا کا شکر ہے کہ میری اور میرے والدین کی کوششیں بار آور ہوئیں۔ والدین کی دعا اور مدحت محمدؐ و آلِ محمدؐ کا صدقہ ہے کہ خداوند کریم نے مجھے دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا ہے۔

☆ میں نے ۱۹۸۱ء میں میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور ۱۹۸۳ء میں گورنمنٹ کالج بوسن روڈ ملتان سے فرسٹ ڈویژن لے کر FSc کی سند حاصل کی اور نشتر میڈیکل کالج ملتان میں داخلہ لے لیا ۱۹۸۹ء میں ڈاکٹری کی سند لے کر اور دو سال ہاؤس جاب کرنے کے بعد FCPS پارٹ ون کا امتحان پاس کیا جو سرجن بننے کے لئے ضروری تھا پانچ سال نشتر میڈیکل کالج ملتان میں سرجری کی تربیت حاصل کی۔ میں شکر گزار ہوں سرجن ڈاکٹر پروفیسر ریاض شہباز صاحب کا جنھوں نے میری تربیت میں بڑی مدد کی اللہ کے کرم اور والدین کی دعاؤں سے ۲۰۰۲ء میں FCPS پارٹ ٹو کا امتحان کراچی سے پاس کیا اور مکمل سرجن بن گیا میرے دل میں عالمی درجے کی ڈگری حاصل کرنے کی جو آرزو مچل رہی تھی وہ یوں پوری ہوئی کہ فروری ۲۰۰۲ء میں آئرلینڈ سے FRCS کی ایک اور انگلینڈ سے ایک اور FRCS کی ڈگری حاصل کر لی اس طرح میرا ادھورا خواب پورا ہو گیا۔ آج کل میں اعلیٰ تربیت کے لئے آئرلینڈ میں مقیم ہوں۔

شاعری:

☆ اسکول اور کالج کی تعلیم کے زمانے میں مجھے تقریر کا بہت شوق تھا اپنی تقاریر کے دوران میں اساتذہ کے عمدہ اور اعلیٰ اشعار کوٹ کر دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ جب ایک جذباتی تقریر کرتے ہوئے مجھے کوئی اچھا شعر نہ ملا تو میں نے خود ہی ایک شعر پیش کر دیا یہی میری شعری زندگی کا پہلا شعر ہے۔

لو سے تجھے نہ دینا انھیں ہواؤں میں
یہی چراغ اندھیروں میں روشنی دینگے

☆ ڈاکٹر بننے کے بعد زندگی بے حد مصروف ہوگئی مگر مذہبی گھرانے سے تعلق ہونے کی وجہ سے محمدؐ و آلِ محمدؑ کی شان میں کچھ الٹے سیدھے اشعار کہہ کر محافل ومجالس میں شرکت کرلیا کرتا تھا۔

☆ ۱۹۹۹ء میں ملتان میں ایک محفل مقاصدہ منعقد ہوئی جس میں بیرونجات کے شعرا بھی تشریف لائے مجھے اس محفل میں سید وحید الحسن ہاشمی کے کلام نے بڑا متاثر کیا تقریب کے اختتام پر جب میں ان سے ملا تو انھوں نے نہایت خاموشی سے مجھے میری اغلاط بتائیں اور کہا کہ منقبت کہنے کے بعد کسی سے مشورہ کرلیا کریں اب میں جہاں بھی رہوں ہاشمی صاحب ہی سے مشورہ لے لیا کرتا ہوں۔

☆ مضمون ختم کرنے سے پہلے میں جناب ڈاکٹر عاصی کرنالی، پروفیسر حسین سحر اور پروفیسر اصغر علی کا شکر گزار ہوں جنھوں نے سائنس کے ایک طالب علم کے دل میں اردو سے محبت پیدا کردی۔ ہاشمی صاحب میرے اس معنی میں محسن ہیں کہ انھوں نے مجھے شاعری کی الف بے سے روشناس کرایا۔ خدا ان تمام حضرات کو سلامت رکھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.syedahmnqvi.com

باغِ مدحت میں ڈاکٹر ابوالحسن نقوی کی پہلی آمد

سید وحید الحسن ہاشمی

☆ شاعری قلبی کیفیات کا آئینہ ہوتی ہے اور قلبی کیفیات وہ سمندر ہے جس کی نہ کوئی تھاہ ہے نہ کنارا جب کوئی شاعر معصوم ہستیوں کی اتباع میں اپنا سفر شروع کرتا ہے تو ہر ہر قدم پر ایسے نازک مقامات آتے ہیں جن سے گزر کر آگے بڑھنا بیحد دشوار ہو جاتا ہے حمد ہو نعت ہو یا منقبت ان میں موزوں اور مناسب اشعار نکالنا بڑے دل گردے کا کام ہے منقبت کی راہ بہت کشادہ ہے مگر اس پر چلنے کے لئے اطاعت اور آگہی کی سخت ضرورت پیش آتی ہے۔ عقیدت اور مودّت کے جذبات جب الفاظ میں ڈھل کر ہمارے سامنے آتے ہیں تو اپنے ساتھ منزہ اثرات اور روحانی کیفیات بھی لاتے ہیں جن کا اثر سامعین کے قلوب کو گرما دیتا ہے اور ان کی زبان سے توصیف و تعریف کے کلمات نکلنے لگتے ہیں تعریف در حقیقت اس خیال کی ہوتی ہے جسے شاعر نے نظم کیا ہے مگر شاعر یہ سمجھتا ہے کہ چونکہ ناظم وہ خود ہے اس لئے توصیف کا وہی مستحق ہے یہ ایک ایسا مغالطہ ہے جس میں اردو شعرا کی ایک کثیر تعداد گرفتار ہے۔

☆ ڈاکٹر ابوالحسن کے کلام میں مجھے تعلّی کا کوئی شائبہ نظر نہیں آیا وہ تو عشق محمدؐ و آلِ محمدؑ میں اسقدر غرق ہیں کہ انھیں سارے عالم میں وہی پاک ہستیاں نظر آتی ہیں ان کا سارا کلام عقیدت کے اشعار سے بھرا ہوا ہے۔ عقیدہ انسان کی آنکھیں بھی کھول دیتا ہے اور اسے اندھا بھی کردیتا ہے مقام شکر ہے کہ ڈاکٹر ابوالحسن خوش عقیدہ شاعر ہیں۔ ان کے عقیدے کی بنیاد زیادہ تر تاریخی ہے وہ تاریخی واقعات سے کسب فیض کرکے حسن تعلیل یا استعارے کے ذریعے اپنا ما فی الضمیر پیش کردیتے ہیں ان کی

عقیدت کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں

ہر طرف اسلام ہی اسلام ہے کونین میں … دین باقی ہے فقط اک سجدۂ شبیر سے
لَن علی کے نام سے چلتی ہے اپنی سانس … یادِ حسینؑ جب نہ ہو سمجھو کہ ہم نہیں
مرادیں دل کی پائے گا اسی در سے ہمیشہ وہ … جو آکر بیٹھ جائے گا علیؑ کے آستانے پر
درِ مدحتِ پیغمبر مل گیا تو میں نے یہ جانا … مجھے اب غم نہیں کوئی زمیں پائی زماں پایا
کس کو خبر تھی عشق محمد کائنات میں … اب ہے حسینؑ سے تری پہچان کربلا
نہ مانگوں دولتِ دنیا نہ خواہشِ جنت … مرا تو اس بھری دنیا میں ہے علیؑ سب کچھ

☆ امواجِ مودّت کی سب سے بڑی خوبی اسکی سادگی ہے کلام میں نہ کہیں ابہام ہے نہ مغلق الفاظ اور تراکیب استعمال ہوئی ہیں۔ مصرع اس طرح رواں دواں ہیں جیسے دریا کی موجیں آہستہ خرامی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف چلی جارہی ہیں یا نسیم سحری ہے جو اٹھکیلیاں کرتی ہوئیں کبھی پھولوں کے گال چومتی ہے اور کبھی پتیوں کو تھپتھپا کر گزر جاتی ہے۔ کلام میں سادگی عام طور سے سپاٹ پن پیدا کر دیتی ہے مگر ڈاکٹر صاحب نے سادہ الفاظ میں معنویت کا ایک سمندر پنہاں کر دیا ہے جس سے نہ عقیدت کو ٹھیس پہنچی۔ نہ شعر کی گہرائی اور گیرائی مجروح ہوئی اس سلسلے میں چند اشعار قارئین کو محظوظ کرنے کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔

کیسے عمل کے پھول کھلیںگے حیات میں … دل کی زمین میں جو شہیدوں کا غم نہیں
یزیدیوں کے مقدر میں ہے فنا ہی فنا … حسینیوں کا تو رستہ ہے زندگی کی طرف
مانا کہ ہے کعبہ کا غلاف آج معزز … معصومہ کی چادر کے برابر نہ سمجھنا
ذرا حسینؑ کا امت کے حق میں دل دیکھو … بجھا دی شمع زمانے میں روشنی کے لئے
اے ارض کربلا انھیں رکھنا سنبھال کے … یہ قطرہ ہائے خوں ہیں محمدؐ کے لال کے

☆ ڈاکٹر صاحب نے اپنی عقیدت کا مسکن مدینہ، نجف اور کربلا کو بنایا ہے کربلا اور امام حسینؑ سے انھیں اسقدر شدید عقیدت ہے کہ وہ اپنی ہر منقبت میں ایک دو شعر

کربلا کے متعلق ضرور نظم کرتے ہیں۔ قدیم شعرا نے کربلا کا تذکرہ مبکی اور قنوطی انداز میں کیا ہے مثلاً میر انیس کہتے ہیں۔

کبھی لاش اٹھائی کبھی رو دیے … اسی شغل میں شاد دن بھر رہے

☆ جوش اور سید آل رضا نے کربلا کا رجائی پہلو عوام کے سامنے پیش کیا ہے ڈاکٹر صاحب نے بھی اکثر اشعار ایسے کہے ہیں جن میں جوش ہے ولولہ ہے اور دلوں کو تقویت بخشنے والا ذکر ہے ان کا مقصد قوم کو بیدار کرنا اور ان میں ایک ہمہمہ پیدا کرنا ہے مثلاً

کیوں ہمیں تقدیر کی بیجا روش کا خوف ہو … ہم علی والوں کو لڑنا آتا ہے تقدیر سے
سب یزیدوں کے سر جھکا دینگے … پرچم عباسؑ کا اٹھانے دو
کھڑے ہیں نہر پہ قبضہ کیے ہوئے عباسؑ … مجال کس کی جو آجائے اس جری کی طرف
اے ناشناس ساحلِ رحمت سنبھل سنبھل … ہر ڈوبتے ہوئے کا کنارا ہے یا نبیؐ
شام کے زنداں میں نقوی عابد بیمار نے … توڑ ڈالا تختِ شاہی پاؤں کی زنجیر سے

☆ ڈاکٹر صاحب کی طبیعت کا اصلی جوہر ان نظموں میں کھل کر سامنے آیا ہے جو کسی عنوان کے تحت لکھی گئی ہیں ان نظموں میں جوش عقیدت خیال کی رعنائی اور تجزیاتی اسلوب کا مظاہرہ ہوا ہے اگر کوئی ڈاکٹر صاحب کی شاعری میں معانی، ترفع، اصوات و جمالیات دیکھنا چاہے تو وہ ان مذکورہ نظموں کو دیکھ لے انھوں نے اتنی سادگی کے ساتھ معنوی جہات میں اضافہ کیا کہ حیرت ہوتی ہے یہ رنگ شاعری اور طرز ادا صرف اور صرف ذوق و شوق کی مرہون منت ہے جب شوق شاعر کے قلب کو گرماتا ہے اور روح کو ایمان کی غذا ملتی ہے تو ایک عالم محویت وجود میں آجاتا ہے جسے شاعری میں سرخوشی کا عالم کہا جاتا ہے پھر شاعر کی زبان سے جو الفاظ نکلتے ہیں انھیں

الہام کا نام دیا جاسکتا ہے چند نظموں کے دو دو شعر پیش کئے جاتے ہیں۔

مجلس

ایک آنسو کے عوض ملتا ہے گھر جنت میں
پل میں کس طرح بدل دیتی ہے قسمت مجلس
سر کٹا دینگے عزاداری رکھینگے قائم
قوم کے پاس ہے زینبؑ کی امانت مجلس

شیر خوار

جب حق پہ ہو تو موت سے ڈرتے ہو کس لئے
مومن کو فلسفہ یہ بتاتا ہے شیر خوار
قراں صفت امام کے ہاتھوں پہ آن کر
ایوانِ سلطنت کو ہلاتا ہے شیر خوار

ماتم

قصۂ کرب و بلا سب کو سنائے مجلس
منظرِ مقتلِ شبیر دکھائے ماتم
دورِ حاضر کے یزیدوں کے دہل جائینگے دل
اپنے سینوں سے جو نکلے گی صدائے ماتم

آنسو

اسقدر قحط تھا عاشور کے دن پانی کا
بچے روئے بھی تو آنکھوں میں نہ آئے آنسو
کیا ہوا کرب و بلا میں یہ بتائے ماتم
کوفہ و شام میں کیا گزری سنائے آنسو

چادر

صنفِ نازک کی حیا کا ہے سہارا چادر
فاطمہ کے لئے لیکن ہے ستارا چادر
جب کڑی دھوپ سے گزرینگے علی کے شیدا
یہی بن جائیگی محشر میں سہارا چادر

پانی

حق کی نعمت ہے بڑی ہاتھ جو آئے پانی
سجدۂ شکر بجا لائے جو پائے پانی
چادرِ فاطمہؑ زہرا کرے سایا اس پر
نامِ شبیر پہ جو سب کو پلائے پانی

☆ خدا نے انسانی فطرت میں محبت اور نفرت دونوں جذبے خلق کئے ہیں انسان حسین و جمیل اشیاء اور نیکی و کرامت سے محبت کرتا ہے بالکل اسی طرح بدرو و

بد صورتی سے نفرت کرتا ہے مظلوم سے محبت اور ظالم سے نفرت فطرت انسانی کا خاصہ ہے یزید ظالم و بدکار شخصیت کا مالک تھا اسلئے اس سے نفرت اور حسینؑ مظلوم اور نیکو کار تھے اس لئے ان سے محبت فطری عمل ہے۔ دیکھئے ڈاکٹر صاحب کس طرح باطل قوتوں سے نفرت اور افرادِ حق سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

قبولیت کا نمازوں کی انتظام نہیں
اذان دیتے ہیں لیکن علیؑ کا نام نہیں
آئے تو دو منافقو میرے امام کو
اس دن جوابِ فقرۂ توہین دینگے ہم
جسے بھی دیکھئے وہ حرملہ سے بدظن ہے
تمام مائیں ہیں اصغر کی کمسنی کی طرف
طعنہ دیا تھا جس نے رسولِ کریم کو
خالق نے ایسے شخص کو ابتر بنا دیا
گر مسلکِ یزید کے پیرو نہیں ہو تم
کیوں خوں بہا رہے ہو ہمارا جواب دو
تم نے ڈھائے جو ستم ان کا نتیجہ کیا ہے
کل بھی شبیر پہ ہوتی تھی بکا آج بھی ہے
منہ سے کلمہ پڑھ لیا ہے ذکرِ امامت بھول گئے
ذکرِ رسالت کرتے کرتے اجرِ رسالت بھول گئے

☆ جب ڈاکٹر صاحب دیکھتے ہیں کہ ظالم دندناتے پھر رہے ہیں قتل عام جاری ہے اور ظلم شکنجے میں نہیں آرہا ہے تو وہ ملعونوں کے خلاف پہلے اشعار میں اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں پھر خدا، رسولؐ اور امامؑ زمانہ سے فریاد کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

ہم بیکسوں کے آپ ہیں آقا امام عصر
آجائیں ہم پہ تنگ ہے دنیا امام عصر
ملت تباہ ہوتی ہے آکر بچایئے
ہے آپ کو رسولؐ کا صدقہ امام عصر
میں کس کو کہوں اپنا بتاؤ مرے مولا
بے حال ہے دیں آکے بچاؤ مرے مولا
رتبہ بلند کردے مرا اے حسن کے لال
میں کیا ہوں دو جہاں پہ ترا اختیار ہے

☆ ڈاکٹر ابوالحسن نقوی کی یہ پہلی کاوش ہے ابھی وہ جوانی کے باغ کی سیر کر رہے ہیں جب ذرا عمر بڑھے گی تجربہ اور مشاہدہ تیز ہو گا تو مجھے یقین ہے کہ وہ سنبھل سنبھل کر شعر کہینگے اور زبان و بیان سے زیادہ خیال پر توجہ دینگے۔

حمد، نعت، منقبت اور سلام

www.syedahmnqvi.com

میں اپنا فسانۂ دل یارب تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں
جو مجھ پہ گزرتی ہے وہ سب تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

قران ہے جن کے سینوں میں جو پیروِ آلِ پیمبر ہیں
ان اہلِ وفا کا رنج و تعب تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

ڈرتے تھے نہ جبر حکومت سے حق کے لئے جاں دے دیتے تھے
جس حال میں مومن ہو گئے اب تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

تہذیب کے ٹھیکیداروں کی اسلام کے نعرہ بازوں کی
کیفیت جشنِ عیش و طرب تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

عباس سے جرأت تو لے لی دم خم وہ مگر باقی نہ رہا
دبنے کا عزاداروں کا سبب تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

شبیر کی عظمت کی قسمیں کھا کھا کے جہاں میں شاداں تھے
کیوں اہلِ عزا ہیں رہنِ غضب تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

حیرت تو اسی پر ہے مالک کیون ان ملکوں میں ہلچل ہے
تیرا ہے عجم تیرا ہے عرب تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

کیوں قوم ہے میری سرگرداں کیوں قلب شکستہ ہے میرا
نقوی کا ہے خالق تو ہی جب تجھ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

www.syedahmnqvi.com

امت کو مشکلات نے مارا ہے یا نبیؐ
اب آپ ہی کا ہم کو سہارا ہے یا نبیؐ

دل میں نبیؐ نبیؐ ہے زباں پر نبیؐ نبیؐ
نعرہ یہی جہاں میں ہمارا ہے یا نبیؐ

ہر در پہ سر جھکاتے ہیں ملت کے رہنما
جب سے عمل کا تاج اتارا ہے یا نبیؐ

اے ناشناس ساحلِ رحمت سنبھل سنبھل
ہر ڈوبتے ہوئے کا کنارا ہے یا نبیؐ

اک سجدہ کرکے جس نے بچایا ہے دین کو
وہ آپ ہی کا راج دلارا ہے یا نبیؐ

فوراً ہی میری غیب سے امداد ہو گئی
مشکل میں میں نے جب بھی پکارا ہے یا نبیؐ

اتنی سی بس امید پہ اب کٹ رہی ہے زیست
نقویؔ کو آپ کہہ دیں ہمارا ہے یا نبیؐ

www.syedahmnaqvi.com

کیسے کروں میں ذکرِ خدا و نبیؐ تمام
اس ذکر میں کٹے گی مری زندگی تمام

سر میں مرے ہو خاک مدینہ لبوں پہ آہ
بس اس طرح سے ہو سفر آخری تمام

بس اک درود ان پہ بنا درد کا علاج
ناکام جب دوائیں ہوئیں درد کی تمام

مانا کہ نور اولیں ہے آخری نبیؐ
اس ذات میں ملے گی تمہیں بندگی تمام

مالک ہے کائنات کا اور بوریا نشیں
اک شخصیت میں آگئی ہے سادگی تمام

دشمن تھے ایک دوسرے کے اہل ارض سب
سرکار کے کرم ہی سے ہے دوستی تمام

نقوؔی میں ناز کیوں نہ کروں شاہ پر کہ آپ
پوری کریں مرادیں مری ان کہی تمام

www.syedahmnaqvi.com

حق سے حیدر کو جو جدا سمجھے
عقل کو اسکی بس خدا سمجھے

وہ اسی کی مدد کو آتے ہیں
یا علیؑ کو جو آسرا سمجھے

اسکے ہر وقت کام آتے ہیں
یا علیؑ کو جو کام کا سمجھے

جو نہ قنبر کا مرتبہ جانے
رتبۂ بوتراب کیا سمجھے

حق کرے وہ ادا محبت کا
انکے دشمن کو جو بُرا سمجھے

ہے اسی کے نصیب میں منزل
انکے در کو جو راستہ سمجھے

جس جگہ ماتمِ حسین ہوا
ہم اسی جا کو کربلا سمجھے

کیسا وہ راز تھا جسے نقویؔ
کربلا میں نہ اشقیا سمجھے

www.syedahmnaqvi.com

فقط زمیں کیلئے ہیں نہ آسماں کیلئے
جہاں علیؑ کے لیے ہے یہ دو جہاں کیلئے

علیؑ کے نام سے ملتا ہے دینِ حق کا ثبوت
یہی تو کلمۂ حق ہے ہر اک زباں کیلئے

خدا بھی تب ہی دعائیں قبول کرتا ہے
علیؑ وسیلہ جو بن جائیں درمیاں کیلئے

پتہ چلے کہ منافق ہے کون مومن کون
علیؑ کا نام جو رکھا گیا اذاں کیلئے

جنھوں نے چھوڑ دیا تھا علیؑ کے دامن کو
وہ لوگ حشر میں ترسینگے سائباں کے لئے

ہمیں کو دُور گلستان سے کر رہے ہیں لوگ
ہمیں نے خون بہایا تھا گلستان کے لئے

علیؑ کا نام ہی نقوؔی مری عبادت ہے
انہی کے نام میں طاقت ہے ہر جواں کیلئے

www.syedahmnaqvi.com

بحرین کو کوثر کے برابر نہ سمجھنا
لاکھوں کو بہتر کے برابر نہ سمجھنا

کونین میں کعبہ بڑے اعزاز کا گھر ہے
زہرا کے مگر گھر کے برابر نہ سمجھنا

جس در سے گئیں بنت اسد کعبہ کے اندر
اس در کو ہر اک در کے برابر نہ سمجھنا

ہو جاہ و حشم میں کوئی کتنا ہی زیادہ
اسکو کبھی قنبر کے برابر نہ سمجھنا

جو سجدہ آخر میں کٹا سر سرِ مقتل
اس سر کو کسی سر کے برابر نہ سمجھنا

مانا کہ ہے کعبے کا غلاف آج معزز
معصومہ کی چادر کے برابر نہ سمجھنا

حیدر کی ولا دولت اقبال ہے نقوی
زردار کو بوذر کے برابر نہ سمجھنا

www.syedahmnaqvi.com

پہلے تو حق نے دہر میں اک گھر بنا دیا
آئے علیؑ تو گھر میں نیا در بنا دیا

کیا حشر میں کرے گا علیؑ کا عدو اگر
حق نے علیؑ کو ساقی کوثر بنا دیا

طعنہ دیا تھا جس نے رسول کریم کو
خالق نے ایسے شخص کو ابتر بنا دیا

جس نے کہا علیؑ کو یداللہ عمر بھر
دستِ خدا نے اسکو ابوذر بنا دیا

خاکی اسی کو کہتے ہیں دنیا کے کم نظر
جس کو خدا نے نور کا پیکر بنا دیا

اے دشمنِ علیؑ تری قسمت کے پھیر نے
سونے کو تیرے ہاتھ میں پتھر بنا دیا

نقوؔی مری نجات کا سامان یوں ہوا
حق نے غلامِ مالکِ اشتر بنا دیا

www.syedahmnaqvi.com

چھوڑا ہے کیوں علیؑ کا سہارا جواب دو
کیسے ملے گا تم کو کنارا جواب دو

گریا علیؑ مدد کے تھے منکر رسولِ حق
خیبر میں کیوں علیؑ کو پکارا جواب دو

خوں ہو رہا ہے دین کا دنیا کے سامنے
کیوں بولتے نہیں ہو خدارا جواب دو

بیعت کو کر چکا تھا جو رد اسکے لال سے
کیوں کر دیا سوال دوبارا جواب دو

گر مسلک یزید کے پیرو نہیں ہو تم
کیوں خوں بہا رہے ہو ہمارا جواب دو

کیوں در بدر پھرایا تھا کنبہ رسولؐ کا
بے وجہ کیوں حسینؑ کو مارا جواب دو

نقویؔ اسی کو سب نے رلایا پدر کے بعد
اترا تھا جسکے گھر میں ستارا جواب دو

www.syedahmnaqvi.com

مصیبتوں میں ہو اور ذکر مرتضےٰ نہ کرے
عجب ہے درد بدن میں ہو اور دوا نہ کرے

وہی ہے کربلا والوں کا ماننے والا
کٹا کے سر بھی جو قاتل سے کچھ گلا نہ کرے

ہمارے ساتھ تو ایسا کبھی ہوا ہی نہیں
علیؑ کے نام پہ مانگیں تو وہ عطا نہ کرے

مجھے تو اسکی غلامی پہ شک ہے جو انساں
نبیؐ کا کلمہ پڑھے آل سے وفا نہ کرے

علیؑ کو چھوڑ کے مانگیں کسی سے دل کی مراد
خدا نخواستہ یہ ہو کبھی خدا نہ کرے

وہی تو رحمتِ باری کا مستحق ہو گا
غمِ حسینؑ کو ایماں سے جو جدا نہ کرے

میں ایسے شخص کی قسمت پہ کیا کہوں نقوی
زباں جو رکھتا ہو اور آل کی ثنا نہ کرے

www.syedahmnaqvi.com

دل کو سکون ذہن کو تمکین دینگے ہم
نامِ علیؑ سے روح کو تسکین دینگے ہم

تاریخ لکھتے آئے ہیں ہم اپنے خون سے
اک اور باب خون سے رنگین دینگے ہم

ہم سے کرو رجوع کہ ہم ہیں علیؑ کے لوگ
پھیلایا جو رسول نے وہ دین دینگے ہم

تم مقصدِ یزید اگر لے کے آؤ گے
لاکھوں ہی سر کٹانے کے شوقین دینگے ہم

آنے تو دو منافقو میرے امام کو
اس دن جوابِ فقرۂ توہین دینگے ہم

خیبر کا معرکہ ہو کہ دشتِ غدیرِ خم
جو تم بھلا چکے وہ فرامین دینگے ہم

نقویؔ امامِ عصر کے آنے کی دیر ہے
چھوڑے ہو تم جسے وہی آئین دینگے ہم

❁ ❁ ❁

www.syednaqvi.com

❁

کوئی زمین نہیں ہے گر آسمان نہ ہو
اجاڑ قلب ہے جس میں حسن کی جان نہ ہو

خدا کو ایسی نمازیں کبھی پسند نہیں
علیؑ کا نام اگر زینتِ اذان نہ ہو

اگر نجات طلب ہو تو پھر یقین کے ساتھ
عقیدہ وہ ہو کہ جس میں کوئی گمان نہ ہو

نشانِ سجدہ جبیں پر چمک نہیں سکتا
جو اپنے سینے پہ ماتم کا اک نشان نہ ہو

بغیرِ مہدیٔ برحق کے کائنات تری
ہے ایسے جسم کی مانند جس میں جان نہ ہو

خدا خدا کرے اور منہ سے کہہ سکے نہ علیؑ
خدا کرے کہ مرے منہ میں وہ زبان نہ ہو

تم اس سے ملنا مگر خوب دیکھ کر نقویؔ
یزید جس میں ہے شامل وہ خاندان نہ ہو

مرے لیے تو ہے بس مدحتِ نبیؐ سب کچھ
ہے آخرت کیلئے انکی دوستی سب کچھ

نہ مانگوں دولتِ دنیا نہ خواہشِ جنت
مرا تو اس بھری دنیا میں ہے علیؑ سب کچھ

میں ہوں جہاں میں غلامانِ مرتضےٰ کا غلام
مرے لیے تو ہے سلمان فارسی سب کچھ

اٹھا لو اب مری محفل سے سب چراغوں کو
مرے لیے ہے ولایت کی روشنی سب کچھ

علم پکڑ کے جو مانگا عطا ہوا مجھ کو
مرے لیے تو ہے غازی کا نام ہی سب کچھ

نبیؐ کی آل سے ہٹ کر پڑے ہلاکت میں
تھی جنکے واسطے حق کی کتاب ہی سب کچھ

ہر ایک سانس ہے مقروضِ حجتِ آخر
انہی کے فیض سے باقی ہے آج بھی سب کچھ

جو مال و دولتِ دنیا میں کھو گئے نقویؔ
وہ لوگ سمجھے تھے دنیا کی زندگی سب کچھ

سایہ نہ دے جو دھوپ میں ایسا شجر نہ مانگ
بوذر سے دور ہو کے کبھی مال و زر نہ مانگ

بغضِ علیؑ ہے دل میں تو اے دشمنِ خدا
جس گھر میں ہو علیؑ کی ولادت وہ گھر نہ مانگ

وہ رات کر قبول جو ہو آگہی کے ساتھ
ظلمت ہو جسکی گود میں ایسی سحر نہ مانگ

جھک جائے جو یزید کے احکامِ جبر پر
اپنے لیے خدا سے کبھی ایسا سر نہ مانگ

تو دشمنِ علیؑ کی محبت نہ دل میں لا
منزل سے دور کرتی ہوئی رہ گزر نہ مانگ

کرلے درِ بتول پہ آکر طلب نجات
غیروں سے بوتراب کا در چھوڑ کر نہ مانگ

کرتا ہے گر فدک کے لٹیروں سے دوستی
بخشش کے واسطے کبھی زہرا کا در نہ مانگ

جس میں شریک دشمنِ آلِ رسولؐ ہوں
نقوی خدا سے اپنے لیے وہ سفر نہ مانگ

www.syedahmnaqvi.com

ہم نے پایا نہ کوئی اپنا سہارا ابتک
نامِ حیدر ہی سے ہوتا ہے گزارا ابتک

تشنہ لب ہوتے ہوئے بھی نہ پیا آبِ رواں
ڈھونڈتا پھرتا ہے پیاسے کو کنارا ابتک

وہ تو خیبر میں کسی روز تھی آوازِ نبیؐ
نعرۂ حیدری ہے سب کا سہارا ابتک

خانۂ فاطمہ زہرا پہ کبھی اترا تھا
وہی گردوں پہ چمکتا ہے ستارا ابتک

اس عقیدے میں ہمارا نہیں ہمسر کوئی
الفتِ آل پہ ہے اپنا اجارا ابتک

کعبے میں دوشِ پیمبر پہ قدم حیدر ے
میری آنکھوں میں بسا ہے وہ نظارا ابتک

ٹال دینگے وہی سب مشکلیں میری نقوی
میں نے عباس کو مشکل میں پکارا ابتک

www.syedahmnaqvi.com

سکوں جو ذکرِ اہلبیت میں ہے وہ کہاں پایا
درِ زہرا پہ آکر مفلسوں نے دو جہاں پایا

مری جھولی اگر پھیلی تو پھیلی انکی چوکھٹ پر
زمانے نے جو چھینا مجھ سے میں نے وہ وہاں پایا

درِ جنتِ پیمبر مل گیا تو میں نے یہ جانا
مجھے اب غم نہیں کوئی زمیں پائی زماں پایا

غلامِ سیدہ ہوں کیوں ہو مجھ کو حسرت جنت
درِ زہرا ملا گویا زمیں پر آسماں پایا

خدا والوں کا شیدا ہوں مری مشکل کشائی کو
کبھی پایا علیؑ کو یا علیؑ کا خانداں پایا

میں کیونکر خوف کھاؤں مشکلاتِ زندگانی سے
کہ ہر مشکل میں میں نے پنجتن کا سائباں پایا

جو نقوی میں نے مولا کو پکارا بند آنکھوں سے
تو خود کو روضۂ شیرِ خدا کے درمیاں پایا

ہر مسلماں کو حبِ علیؑ بخش دے
میرے مولا انہیں زندگی بخش دے

کتنی ظلمت میں ڈوبا ہوا ہے جہاں
بارھویں نور کی روشنی بخش دے

ہر طرف ایک مرحب کی للکار ہے
تو خدایا ہمیں اک علیؑ بخش دے

میں امامِ زماں کا سپاہی ہوں
بس مجھے اسقدر زندگی بخش دے

ہو عروجِ اہلِ ایماں کا جس دور میں
تو الٰہی ہمیں وہ صدی بخش دے

بے طلب جھولیاں جو ہماری بھرے
تو زمانے کو ایسا سخی بخش دے

آئیں غیبت سے باہر امامِ زماں
یا خدا ان کی ہی رہبری بخش دے

مال و دولت کی حاجت نہیں ہے مجھے
مجھ کو بہلول کی دوستی بخش دے

جو بہتر شہیدوں کے سینے میں تھی
کربلا کی وہی روشنی بخش دے

لوگ کہہ دیں کہ یہ ہے غلامِ علیؑ
اپنے نقویؔ کو وہ سادگی بخش دے

www.syedahmnaqvi.com

قبولیت کا نمازوں کی انتظام نہیں
اذان دیتے ہیں لیکن علیؑ کا نام نہیں

ترے تمام سوالوں کا ایک لمحے میں
جواب دے نہ سکے جو مرا امام نہیں

مرے تو کام فرشتے سنوار دیتے ہیں
علیؑ کے نام پہ دشوار کوئی کام نہیں

جو شام مجلسِ شبیرؑ میں گزر جائے
اس ایک شام سے بہتر کوئی بھی شام نہیں

ہے سجدہ گاہِ ملائک ترا زچہ خانہ
خدا کا گھر نہیں جس میں علی کا نام نہیں

شرف علیؑ کی غلامی کا پوچھ قنبر سے
یہ مالکِ دو جہاں ہے فقط غلام نہیں

ثنائے حیدر کرار کرتا رہتا ہوں
مرے مقام .سے اونچا کوئی مقام نہیں

وضو کے بعد ادب سے اسے پڑھو نقویؔ
سنیں نہ جسکو فرشتے یہ وہ کلام نہیں

www.syedalinaqvi.com

ہمارے دل کی تختی پہ علیؑ کا نام لکھا ہے
جنہیں بخشش کا منصب خلق کے داتا نے سونپا ہے

یہ دنیا خود دکھوں میں ہے تو اس سے سکھ نہ مانگا کر
تیرے دکھ کا مداوا یا علیؑ کا ایک نعرہ ہے

خدا کا نام باقی ہے خدا کا دین باقی ہے
ابد تک اسکا ضامن کربلا کا ایک سجدہ ہے

جہاں سے مشک پانی کی نہ بھرنے دی تھی غازی کو
اسی دریا پہ دیکھو آجتک غازی کا قبضہ ہے

میں کیوں مایوس ہوں زندہ ہے میرا پوچھنے والا
میں جسکی نوکری کرتا ہوں وہ حیدر کا بیٹا ہے

بھروسہ ہوگا تجھ کو اپنی دولت پر امارت پر
میں جنکے در کا سائل ہوں مجھے ان پر بھروسہ ہے

خدا کا نام لیتے ہو خدا کے واسطے سوچو
خدا کے گھر میں جو پیدا ہوا وہ کس کا بندہ ہے

دعائے فاطمہؑ زہرا لیے بیٹھے ہیں ہم نقویؔ
ہمیں کیا فکر غازی کے علم کا سر پہ سایا ہے

حشر کے دن جواب دینا ہے
ہر جفا کا حساب دینا ہے

بغضِ حیدر بھی اور سجدے بھی
کیا خدا کو جواب دینا ہے

یہ علی کے غضب کو ہے معلوم
کس کو کتنا عذاب دینا ہے

حق نے تزئینِ گلستاں کیلئے
تر و تازہ گلاب دینا ہے

کیوں علیؑ کو کہوں نہ نفسِ نبیؐ
مجھ کو اک دن حساب دینا ہے

حق کی نظروں میں ہیں وہ دشمنِ آل
جن کو جن کو عتاب دینا ہے

سب سوالوں کا قبر میں نقوی
بس علیؑ ہی جواب دینا ہے

www.syedahmnaqvi.com

پانچ کی انجمن کا کیا کہنا
زیرِ چادر سخن کا کیا کہنا

ٹکڑے ٹکڑے جو ہو بنام حسین
مرحبا ایسے تن کا کیا کہنا

فاطمہؑ باپ بیٹے اور شوہر
واہ رے پنجتن کا کیا کہنا

شاعری پھر وہ مدحِ مولا میں
فن کا اور ایسے فن کا کیا کہنا

سب ہی عصمت کے ہیں وہ گل بوٹے
فاطمہ کے چمن کا کیا کہنا

پھوٹتی ہے جو داغِ ماتم سے
نور کی اس کرن کا کیا کہنا

حبِ حیدرؑ میں جو ملیں نقویؔ
ایسے دار و رسن کا کیا کہنا

www.syedahnaqvi.com

نہ عزوجاہ کی خاطر نہ کچھ خوشی کیلئے
علیؑ کا ذکر ہے مومن کو زندگی کیلئے

فقط رسولؐ کے رشتے سے احترام نہیں
خود انکی ذات نمونہ ہے آدمی کیلئے

دعائے فاطمہؑ زہرا ہے یہ عزاداری
یہی تو فرض عبادت ہے جنّتی کیلئے

نہ جانے کیوں مری آنکھوں سے اشک گرتے ہیں
جو مانگتا ہے کوئی حق کبھی کسی کیلئے

ذرا حسینؑ کا امت کے حق میں دل دیکھو
بجھا دی شمع زمانے میں روشنی کے لئے

نہ اپنے نام نہ مال و متاع کی خاطر
میں شعر کہتا ہوں مولا تری خوشی کیلئے

ثواب ذکرِ علیؑ کا بہت ہے اے نقوی
یہ اک چراغ ہے منزل کی تیرگی کیلئے

آلِ نبیؐ کے ذکر کا ان سے ثواب مانگ
آکر درِ بتولؑ پہ تو بے حساب مانگ

آغاز بھی تراب ہے انجام بھی تراب
بخشش کے واسطے تو وہی بوتراب مانگ

مظلومیِ حسینؑ پہ گریہ ہے گر گناہ
تو کر کے یہ گناہ خدا سے ثواب مانگ

نیزے کی نوک پر جو تلاوت کرے کتاب
اپنے خدا سے تو وہی ناطق کتاب مانگ

جس میں حبیب ابن مظاہر کی ہو جھلک
تو الفتِ حسین ؑ کا ایسا شباب مانگ

جسکی مہک سے سارا زمانہ ہو عطر بیز
زہرا کے باغ کا وہ معطر گلاب مانگ

عالم میں ظلم و جور کا غلبہ ہے جابجا
تو آخری امام کا اب انقلاب مانگ

بہتر نہیں ہے کچھ بھی ظہورِ امام سے
اپنے خدا سے تو یہی شے لاجواب مانگ

نقوی ہر ایک شے ترے قبضے میں آئے گی
خالق سے صرف مہدیِؑ عالی جناب مانگ

کھلے جنت کا دروازہ مرے مجلس میں آنے پر
فرشتے اشک برسائیں مصائب کے سنانے پر

تو خاکی ہے یہ نوری ہیں ترا ان سے تقابل کیا
خدا صلوٰۃ پڑھتا ہے محمدؐ کے گھرانے پر

میں کیسے مان لوں میرے کہیں وہ کام آئیں گے
جو جا کر پھر نہیں پلٹے نبیؐ کے بھی بلانے پر

وہ مالک ہے وہ قادر ہے نہ دے جنت نہ دے کوثر
کسی کو دو جہاں دے دے بس اک آنسو بہانے پر

علیؑ کے لال نے خطرے میں جو دیکھا نبوت کو
کیا قربان سارا گھر خدا کا دیں بچانے پر

نہ کر امید جنت کی مخالف ہے جو ماتم کا
جہنم ہی ٹھکانہ ہے دلِ زہرا دُکھانے پر

مرادیں دل کی پائے گا اسی در سے ہمیشہ وہ
جو آکر بیٹھ جائے گا علیؑ کے آستانے پر

علیؑ نے یا علیؑ کے لال نے مشکل کشائی کی
کسی بھی دور میں آفت جو ٹوٹی ہے زمانے پر

نشانِ ماتمِ شبیر سے سینہ سجا رکھو
فرشتے داخل جنت کریں گے یہ دکھانے پر

یہی ہے پنجتن کی شان حق نے بھیج دی آیت
کسی مسکین کو نادار کو کھانا کھلانے پر

کبھی مشکل پڑے تم پر تو کہنا یا علیؑ نقویؔ
اٹھاؤ گے بہت نقصان غیروں کو بلانے پر

www.syedahmadnaqvi.com

معجزہ ہوتا ہے ذکرِ قنبر و شبیر سے
نور کا شعلہ نکلتا ہے مری تحریر سے

میری کیا ہستی ہے میری بات کی کیا منزلت
تم حسن کی شان پوچھو آیۂ تطہیر سے

ہوش میں آؤ ذرا سوچو رفیقانِ یزید
کرتے ہو بیعت طلب تم پیر و شبیر سے

ہر طرف اسلام ہی اسلام ہے کونین میں
دین باقی ہے فقط اک سجدۂ شبیر سے

ظلم کے جو تیر برسے میتِ معصوم پر
گردن اصغر چھدے گی اسطرح کے تیز سے

کیوں ہمیں تقدیر کی بیجا روش کا خوف ہو
ہم علیؑ والوں کو لڑنا آتا ہے تقدیر سے

شام کے زنداں میں نقویؔ عابدؑ بیمار نے
توڑ ڈالا تختِ شاہی پاؤں کی زنجیر سے

www.syedahmnaqvi.com

حُبِّ علیؑ کا قلب میں احساس کم نہیں
ذکرِ علیؑ نہیں تو خدا کا کرم نہیں

لوگو یہ سنگِ میل ہے راہِ نجات کا
ہاتھوں میں میرے صرف حسینی علم نہیں

کیسے عمل کے پھول کھلیں گے حیات میں
دل کی زمین میں جو شہیدوں کا غم نہیں

ان علیؑ کے نام سے چلتی ہے اپنی سانس
یادِ حسینؑ جب نہ ہو سمجھو کہ ہم نہیں

ہے آج بھی بقیعہ ملائک کی سجدہ گاہ
زہرا کا در کسی درِ جنت سے کم نہیں

لمحوں میں چیر ڈالے گا یہ دشمنوں کے دل
لوگو یہ ذوالفقار ہے میرا قلم نہیں

نقویؔ کہاں وہ گردنِ اصغرؑ کہاں وہ تیر
عالم میں اس سے کوئی زیادہ ستم نہیں

❀ ❀ ❀

www.syedalinaqvi.com

❀

جو خانۂ زہرا کا وفادار نہیں ہے
فردوس کا ہرگز وہ سزاوار نہیں ہے

مشکل ہی میں بدبخت رہے گا وہ ہمیشہ
حیدر کی جو نصرت کا طلبگار نہیں ہے

دامن کو بھرے بیٹھا ہے جو حُبِ علیؑ سے
وہ شخص غریبی میں بھی نادار نہیں ہے

ایماں کی قیمت میں کمی آئے گی لازم
گر وردِ زباں حیدرِ کرار نہیں ہے

سر اپنا اٹھانے لگی پھر فکر یزیدی
یہ دیکھ کے شبیر سا کردار نہیں ہے

کٹ کٹ کے گرے جاتے ہیں دل فوجِ عدو کے
اصغر کے مگر ہاتھ میں تلوار نہیں ہے

نقویؔ وہ زمانے میں گرفتار رہے گا
جو اُلفتِ حیدر میں گرفتار نہیں ہے

www.syedahmnaqvi.com

مت ادھر کی اُدھر کی بات کرو
مجھ سے زہرا کے گھر کی بات کرو

جسکی منزل ہو مثلِ کرب و بلا
مجھ سے ایسے سفر کی بات کرو

جس کے آنے سے ظلمتیں گم ہوں
اس علیؑ کے قمر کی بات کرو

میں تو منگتا ہوں آلِ احمد کا
مجھ سے زہرا کے در کی بات کرو

سب کو چھوڑو علیؑ کا ذکر کرو
خوب سے خوب تر کی بات کرو

نخلِ بے برگ و بے ثمر کیا ہے
انتہا کے شجر کی بات کرو

سارے غم بھول جاؤ گے نقویؔ
ایک نیزے پہ سر کی بات کرو

www.syedahmnaqvi.com

باطل کے سامنے وہ ہمیشہ کھڑے ہوئے
جو سایۂ رسولؐ میں پل کر بڑے ہوئے

خود ہی بنا کے دستِ خدا جھومنے لگا
جس تاج میں تھے پانچ نگینے جڑے ہوئے

جو بھی دعائیں مانگی تھیں مقبول ہو گئیں
عباس کے علَم کی ہوا میں کھڑے ہوئے

کیا شان ہے غلامیِ زہرا میں دیکھیے
دنیا کے شاہ در پہ ہیں ان کے پڑے ہوئے

کر دیں اگر ذرا سا اشارہ امامِ وقت
پھر اٹھ کھڑے ہوں قبر سے مُردے گڑے ہوئے

تم دل کے کھیت کو نہ تباہی میں ڈالنا
بغضِ علی کے بیج ہیں سارے سڑے ہوئے

نقوؔی نہ باقیاتِ امیہ سے خوف کھاؤ
تم تو حسن کی گود میں پل کر بڑے ہوئے

www.syedahlnaqvi.com

ہم بے کسوں کے آپ ہیں آقا امام عصرؑ
آجائیں ہم پہ تنگ ہے دنیا امام عصرؑ

سب لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہم بے امام ہیں
طعنے ہمیں یہ دیتی ہے دنیا امام عصرؑ

ہے پوری کائنات تصرف میں آپ کے
ہیں آپ ہی تو وارثِ زہرا امام عصرؑ

ملت تباہ ہوتی ہے آکر بچائیے
ہے آپ کو رسول کا صدقہ امام عصرؑ

مجھ کو نہیں ہے عرشِ معلٰی کی کوئی فکر
میرے لیے ہیں آپ معلٰی امام عصرؑ

مولودِ کعبہ آپ کے جد ہیں جہان میں
ہیں صرف آپ وارثِ کعبہ امام عصرؑ

یہ دخترانِ ملتِ بیضا خدا کرے
پائیں رہِ کنیزیٔ فضہ امام عصرؑ

ہوگا اگر سوالِ امامت مزار میں
انگلی سے میں لکھونگا فقط یا امام عصرؑ

آجایئے حضور کہ دنیا کی بھیڑ میں
اب منتظر کھڑا ہوں میں تنہا امام عصر

الفت کی بھیک مانگ رہا ہوں کھڑا ہوا
نقویؔ کا بھر دیں آپ یہ کاسہ امام عصرؑ

وہ قلب مردہ ہے جس میں حسن کا لال نہیں
یہ وہ عروج ہے جسکو کبھی زوال نہیں

تو انکے صدقے سے کھاتا ہے دشمنِ حیدر
حلال رزق بھی تیرے لیے حلال نہیں

ہیں جانشین یہی منبرِ سلونی کے
نہ دیں جواب یہ ایسا کوئی سوال نہیں

جگہ جگہ پہ یہاں مسجدیں بنا ڈالیں
مگر اذان کی خاطر کوئی بلال نہیں

www.syednaqvi.com

خیالِ دیدِ امام زماں میں بیٹھا ہوں
اب اس خیال سے بہتر کوئی خیال نہیں

نجف کے شہر میں یا سامرہ کی راہوں میں
یہ جاں بھی جائے تو اسکا کوئی ملال نہیں

بلا کا حُسن ہے نامِ امام میں نقویؔ
حسن کے رخ سے زیادہ کہیں جمال نہیں

www.syedahmnqvi.com

کشتیِ اسلام کو اک پھر نیا ساحل ملا
کیوں نہ خوش ہوں آج مجھ کو رہبرِ کامل ملا

آج پھر ہے ذکر کی محفل امامِ عصر کی
مومنو یہ کم نہیں نعمت سکونِ دل ملا

صرف دنیا کے مکیں کرتے نہیں مدحت یہاں
خود خدا بھی ذکرِ اہلبیت میں شامل ملا

بعدِ پیغمبرؐ سفینہ حق کا تھا منجدھار میں
کربلا میں ڈوبتی کشتی کو پھر ساحل ملا

سیدِ والا سے لے کر حجت آخر تلک
جسکو بھی دیکھا وہی کردار میں کامل ملا

اب امامِ عصرؑ کرتے ہیں ہماری رہبری
آپ کا پوتا مری تقدیر کا حاصل ملا

فخر کرتا ہوں میں نقوی اپنی قسمت پہ مدام
قلب مجھ کو آپ کی توصیف کے قابل ملا

قابو میں دل نہیں ہے جگر بے قرار ہے
آجا حسنؑ کے لال تیرا انتظار ہے

اس کشمکش کے دور مں مدحت امام کی
گویا خزاں میں آمدِ فصلِ بہار ہے

رتبہ بلند کر دے مرا اے حسنؑ کے لال
میں کیا ہوں دوجہاں پہ ترا اختیار ہے

احساس کربلا کا ہے اپنی سرشت میں
وہ کیا ڈرے گا جس کو موت سے پیار ہے

تم نے تو فاطمہ کو رلایا ہے قبر میں
اپنا تو ان کے نام پہ سب کچھ نثار ہے

اے دشمن امام زمانہ نہ طنز کر
بس حجتِ خدا کا ذرا انتظار ہے

نقوؔی یہ معجزہ ہے کہ یاد حسینؑ میں
جس آنکھ کو بھی دیکھیے وہ اشک بار ہے

❁ ❁ ❁

www.syedalinaqvi.com

❁

میں کس کو کہوں اپنا بتاؤ مرے مولا
بے حال ہے دیں آکے بچاؤ مرے مولا

پھر وقت کے فرعون ہیں بیعت کے طلبگار
شمشیر علیؑ لے کے اب آؤ مرے مولا

کعبے میں تعصب کے بتوں کی ہے خدائی
آکر یہاں پھر انکو گراؤ مرے مولا

حاصل ہے تمہیں آلِ محمدؐ کی وراثت
حق فاطمہ زہرا کا دلاؤ مرے مولا

اسلام کشتی کرنے چلے وقت کے مرحب
پھر انکو جلال اپنا دکھاؤ مرے مولا

قرآن کا ہر حکم ہے صحرا میں کہیں گم
قرآن کا پھر رتبہ بڑھاؤ مرے مولا

نقویؔ طلب دید میں مدّت سے ہے بے چین
جلوہ اسے اک بار دکھاؤ مرے مولا

❁ ❁ ❁

www.syedahmnaqvi.com

❁

دنیا ہے انتظار میں حیران کیا کرے
غیبت میں ہیں امام تو پہچان کیا کرے

حکمِ خدا کے پیشِ نظر بوتراب کو
مولا نہ گر کہے تو مسلمان کیا کرے

صامت نے کی ہے کب کسی ناطق کی رہبری
قاری ہی جب غلط ہو تو قرآن کیا کرے

کہنا پڑا علیؑ ہی کو مشکل کشائے دہر
ایسا ملے نہ اور تو سلمان کیا کرے

سر دے کے گھر حسینؑ نے دیں پر لٹا دیا
بتلاؤ تم پہ اور وہ احسان کیا کرے

بچی پدر کے ہجر میں رو رو کے مر گئی
عابد ہے اور شام کا زندان کیا کرے

ارمان تھا حسینؑ کو اکبرؑ کے بیاہ کا
وہ خود ہے ایک رات کا مہمان کیا کرے

❁ ❁ ❁

❁

کربلا سے جو ہمیں درس ملا آج بھی ہے
کل بھی تھا معرکہ عفو و خطا آج بھی ہے

تھی یہ خیبر میں پیمبرؐ کی صدا آؤ علیؑ
مدتیں گزری ہیں لیکن وہ صدا آج بھی ہے

تم نے ڈھائے جو ستم انکا نتیجہ کیا ہے
کل بھی شبیرؑ پہ ہوتی تھی بکا آج بھی ہے

بغض جو پنجتن پاک سے دل میں رکھے
کل بھی وہ شخص تھا دوزخ کی غذا آج بھی ہے

مجلس و ماتمِ شبیرؑ نئی بات نہیں
شام میں بنتِ علیؑ نے جو کیا آج بھی ہے

قید خانے سے رہا ہوگئے قیدی لیکن
ایک معصومہ تو بے جرم و خطا آج بھی ہے

چودہ سو سال ہوئے تڑپے تھے پیاسے بچے
پانی پانی کی فضاؤں میں صدا آج بھی ہے

اے مسلمانو سنو شام کے بازاروں میں
آلِ اطہار کی پردے کی صدا آج بھی ہے

پانی قبضے میں تھا پیاسے رہے غازی نقویؔ
نامِ عباسؑ ہی سے نامِ وفا آج بھی ہے

www.syedahmnaqvi.com

خدا کو چھوڑ کے جھکنا نہیں کسی کی طرف
مدد کے واسطے آجاؤ تم علیؑ کی طرف

علیؑ کے در پہ چراغ حیات جلتا ہے
اندھیرے والو چلے آؤ روشنی کی طرف

سوائے آل نبیؐ کس سے ہم نے مانگا ہے
ہمارا ہاتھ نہ پھیلا کبھی کسی کی طرف

یزیدیوں کے مقدر میں ہے فنا ہی فنا
حسینیوں کا تو رستہ ہے زندگی کی طرف

کھڑے ہیں نہر پہ قبضہ کیے ہوئے عباسؑ
مجال کس کی جو آجائے اس جری کی طرف

جسے بھی دیکھیے وہ حرملہ سے بدظن ہے
تمام مائیں ہیں اصغرؑ کی کمسنی کی طرف

دل رباب میں ہے صبر موجزن نقویؔ
مگر نگاہ ہے جھولے کی خامشی کی طرف

www.syedahnaqvi.com

صنفِ نازک کی حیا کا ہے سہارا چادر
فاطمہؑ کیلئے لیکن ہے ستارا چادر

کوفہ و شام کی راہیں تھیں کٹھن زینبؑ پر
جب بھی بی بی نے پکارا تو پکارا چادر

بادباں اسکا بنایا تھا نبیؐ نے اک دن
آج تک فتحِ پیمبر کا ہے دھارا چادر

اے مسلمانو یہ بازار ہے کچھ تو سوچو
ان نبیؐ زادیوں کو دیدو خدارا چادر

جب کڑی دھوپ سے گزرینگے علیؑ کے شیدا
یہی بن جائے گی محشر میں سہارا چادر

شہ نے زینبؑ سے کہا چادر زہرا دے کر
چ گئی تو یہ کفن ہوگی ہمارا چادر

آل احمد ہی تو ہیں اہل کسا اے نقویؔ
بن گئی فاطمہؑ کے گھر میں ستارا چادر

www.syedahmnqvi.com

ہر ضابطے میں جان بہتر کے سبب ہے
اللہ کی پہچان بہتر کے سبب ہے

وہ نام خدا لے کے ڈٹے ظلم کے آگے
یہ شانِ مسلمان بہتر کے سبب ہے

شبیرؑ کے صدقے میں سلامت ہے جہاں میں
دل والوں میں ایمان بہتر کے سبب ہے

اللہ کی تخلیق کے منکر نہیں ہم لوگ
جسموں میں مگر جان بہتر کے سبب ہے

شبیرؑ کے اصحاب سے ہیں مجلسیں پُر نور
ماتم کا یہ وجدان بہتر کے سبب ہے

عنوانِ مودّت جو بنا کرب و بلا کا
دراصل یہ عنوان بہتر کے سبب ہے

شبیرؑ کے غم سے جو بڑھی قوتِ اسلام
امت پہ یہ احسان بہتر کے سبب ہے

نقوؔی جو مجھے نعمتِ غم آج ہے حاصل
یہ نعمتِ رحمان بہتر کے سبب ہے

www.syedahmnqvi.com

کربلا والوں کی یادوں میں جو آئے آنسو
ذکر سجاد پہ آنکھوں نے بہائے آنسو

جبر سے رک نہیں سکتا ہے یہ گریہ لوگو
نام شبیرؑ لیا آنکھ میں آئے آنسو

آنکھ سے جونہی گرے ذکر شہ والا میں
دامن فاطمہؑ زہرا میں سمائے آنسو

تم کو معلوم نہیں کیا ہے اثر آنسو کا
لوحِ محفوظ پہ لکھنے کو مٹائے آنسو

کیا ہوا کرب و بلا میں یہ بتائے ماتم
کوفہ و شام میں کیا گزری سنائے آنسو

اسقدر قحط تھا عاشور کے دن پانی کا
جے روئے بھی تو آنکھوں میں نہ آئے آنسو

دل میں جب تک نہ ہو شبیرؑ کے غم سے الفت
ایک قطرہ تو ذرا کوئی گرائے آنسو

ہم عزادار ہیں نقوی نہیں ڈر محشر کا
پیش حق جائینگے پلکوں پہ سجائے آنسو

www.syedahmnaqvi.com

اے ارض کربلا انھیں رکھنا سنبھال کے
یہ قطرہ ہائے خوں ہیں محمدؐ کے لال کے

ذکر علیؑ نے رکھ دیا یادِ خدا کا نور
اس دل سے نخوتوں کے سبھی بت نکال کے

سارا غرورِ تاجِ یزیدی بکھر گیا
پچھتا رہا ہے پاؤں میں زنجیر ڈال کے

دل کو سنبھالے سینۂ اکبر پہ تھی نگاہ
شبیر چپ کھڑے رہے برچھی نکال کے

ایسی گھڑی نہ آئے مرے قلب میں خدا
کچھ اور ہو سوائے علیؑ کے خیال کے

حقِ علیؑ پہ مجھ سے کرو گفتگو اگر
سو سو جواب دونگا تمہارے سوال کے

ہر سمت کلمہ گو بھی ہیں اور مسجدیں بھی ہیں
نقوی یہ معجزے ہیں اذانِ بلال کے

www.syedahmnaqvi.com

عرش والے زمیں پہ آنے لگے
ذکرِ اصغرؑ جو ہم سنانے لگے

کربلا میں بھی آزمایا تھا
لوگ پھر ہم کو آزمانے لگے

مٹ سکے گی نہ یہ عزاداری
ساری دنیا بھی گر مٹانے لگے

پھر ہے شبیرؑ کی طلب سب کو
پھر جفا کار سر اٹھانے لگے

بوسے اصغرؑ کے لے رہے تھے حسینؑ
جب اسے قبر میں لٹانے لگے

پیچھے مڑ مڑ کے دیکھے جاتے تھے
جب اسے دفن کر کے جانے لگے

جس نے نقویؔ سے بات کی تو اسے
قصۂ کربلا سنانے لگے

www.syedahmnaqvi.com

پتھروں کو جو دیوتا جانے
کیا وہ انسان ہے خدا جانے

وہ علیؑ کی مدد کا منکر ہے
جو خدا سے انہیں جدا جانے

یا علیؑ کیوں کہا تھا خیبر میں
راز یہ صرف مصطفےٰؐ جانے

قلبِ عابدؑ کو شام میں جو ملی
اس اذیت کو کوئی کیا جانے

دین کیسے بچا گئے ہیں حسینؑ
منکرِ کربلا یہ کیا جانے

کتنے لاشوں پہ روتی ہیں زینبؑ
یہ تو عاشورِ کربلا جانے

ہے وہی کامیاب اے نقوی
ابتدا سے جو انتہا جانے

www.syedahmnaqvi.com

کیا علم نہ تھا شاہ کے کردار سے پہلے
پوچھے کوئی بیعت کے طلبگار سے پہلے

جو بغضِ علیؑ رکھ کے کرے سجدہ گزاری
دوزخ میں جلے گا وہ گنہگار سے پہلے

جاں دے کے بتایا یہ ہر اک دور کو حُر نے
واقف تھا وہ شبیر کے افکار سے پہلے

معراج میں یہ لہجۂ حیدر سے کھلا راز
موجود تھے وہ عرش پہ سرکار سے پہلے

جب مجمعِ اعدا میں گئیں زینبؑ و کلثومؑ
منہ اپنا چھپائے رہیں بازار سے پہلے

زینبؑ ہی کے خطبے سے زمانہ ہوا بیدار
غافل تھا جہاں آپ کے پرچار سے پہلے

وہ کون سی افتاد تھی جو شام میں گزری
پوچھو تو ذرا عابدؑ بیمار سے پہلے

منہ سے کلمہ پڑھ تو لیا ہے ذکرِ امامت بھول گئے
ذکرِ رسالت کرتے کرتے اجرِ رسالت بھول گئے

داد کی صورت حیواں بھی احسان کا بدلہ دیتا ہے
ہر ہر سانس ہے جسکی نعمت اسکی اطاعت بھول گئے

اپنے سارے کنبے کے سر راہِ خدا میں نذر کئے
یاد رہا بس شکر کا کلمہ شکوہ شکایت بھول گئے

تم ہو صرف نبیؐ کے پیرو آلِ نبیؐ کے دشمن ہو
آج کی دنیا یاد تمہیں ہے روزِ قیامت بھول گئے

ہمتِ ابنِ حیدر پر ہر ایک نبیؑ تھا حیرت میں
محوِ تشکر اتنا تھے بیٹے کی مصیبت بھول گئے

دکھ تو یہی ہے دوشِ نبوت پر جسکو معراج ملی
پیاسا اسکو قتل کیا پھر لاش کی حرمت بھول گئے

نقوؔی اپنے دل کی حالت کس دل سے بتلاؤں میں
کرب و بلا میں جس دم پہنچے رونقِ جنت بھول گئے

❁ ❁ ❁

www.syedahlnaqvi.com

❁

حق کی نعمت ہے بڑی ہاتھ جو آئے پانی
سجدۂ شکر بجالائے جو پائے پانی

ایک مظلوم کو پیاسا ہی کیا رن میں شہید
یہ کہانی تجھے ہر روز سنائے پانی

پوچھتی رہتی تھی زینبؑ سے سکینہؑ اکثر
پھوپھی اماں مرے عمو نہیں لائے پانی

سوچ لے کوئی اگر اصغرؑ معصوم کی پیاس
اپنی آنکھوں سے وہ دن رات بہائے پانی

پانی پیتے ہوئے جو یاد رکھے شاہ کی پیاس
تشنگی روح کی یک لخت بجھائے پانی

چادرِ فاطمہؑ زہرا کرے سایہ اس پر
نامِ شبیرؑ پہ جو سب کو پلائے پانی

کیا بتاؤں میں تجھے اشکِ غمِ شہ کا اثر
نارِ دوزخ کو بس اک پل میں بجھائے پانی

قلبِ زہرا سے دعا تجھ کو ملے گی نقویؔ
اپنی آنکھوں سے گرا خون بجائے پانی

❁ ❁ ❁

www.syedahnaqvi.com

❁

مومنوں کیلئے ہے ذوقِ عبادت مجلس
ہے مجھے ناطقِ قرآں کی تلاوت مجلس

کس لئے جاؤں میں غیروں کی کسی محفل میں
جب مرے واسطے ہے شمعِ ہدایت مجلس

ذکرِ مولا ہے مری جرأت و ہمت کی اساس
ہے مری قوم کا سر چشمۂ طاقت مجلس

سنتِ عابدِ بیمار ہیں اپنے یہ جلوس
ذکر اللہ و نبیؐ اور امامت مجلس

مجھے پرواہ نہیں اور کسی جنت کی
ہے مرے واسطے دنیا ہی میں جنت مجلس

ایک آنسو کے عوض ملتا ہے گھر جنت میں
پل میں کس طرح بدل دیتی ہے قسمت مجلس

سر کٹا دیں گے عزاداری رکھیں گے قائم
قوم کے پاس ہے زینب کی امانت مجلس

جس میں خود پنجتن پاک کی شرکت ہو جائے
کس طرح سے نہ ہو پھر باعثِ برکت مجلس

نقوی سن ذکرِ حسینؑ اور سنا ذکرِ حسینؑ
تیرے اعمال کی بن جائے گی زینت مجلس

❁ ❁ ❁

اللہ کی رضا کی ہے پہچان کربلا
ہے دین پر حسینؑ کا احسان کربلا

جب سے ہوا شہید جگر گوشۂ بتولؑ
جنت سے بھی فزوں ہے تری شان کربلا

کس کو خبر تھی عشق گہہ کائنات میں
اب ہے حسینؑ سے تری پہچان کربلا

کل تک تو اس کے چاہنے والے قلیل تھے
اب ہے ہر ایک قوم کا ارمان کربلا

کل تک حسینؑ خود تھے تری خاک پر مکیں
اب ہے حسینیت تری مہمان کربلا

اسلام ہو رہا تھا زمانے میں جاں بلب
دی تو نے مردہ دیں کو نئی جان کربلا

نقوؔی کفن میں رکھنا رہ کربلا کی خاک
مومن کی آخرت کا ہے سامان کربلا

❁ ❁ ❁

جب گود میں امام کے آتا ہے شیرخوار
دنیا کو حق کی راہ دکھاتا ہے شیرخوار

ناوک کماں سے اپنی چلاتا ہے حُرملا
سوکھی زباں سے تیر چلاتا ہے شیرخوار

جب حق پہ ہو تو موت سے ڈرتے ہو کس لیے
مومن کو فلسفہ یہ بتاتا ہے شیر خوار

میدان میں دکھا کے وہ اپنی زبانِ خشک
فوجِ یزید تک کو رلاتا ہے شیرخوار

گھوڑوں پہ جنگ کیلئے جاتے ہیں جنگجو
لڑنے کو شہ کی گود میں جاتا ہے شیر خوار

سنتے ہی استغاثۂ مظلومِ کربلا
جھولے سے خود کو نیچے گراتا ہے شیر خوار

قرآں صفت حسینؑ کے ہاتھوں پہ آن کر
قصرِ یزیدیت کو گراتا ہے شیر خوار

نقوؔی یہ معجزہ ہے پیمبر کی آل کا
جھولے میں رہ کے عرش ہلاتا ہے شیر خوار

www.syedahmnqvi.com

شہِ والا نے مدینے میں سجایا تھا عَلم
کربلا پہنچے تو غازی کو تھمایا تھا عَلم
شام کی راہ میں عابدؑ نے اٹھایا تھا عَلم
قلعہ شام پہ زینبؑ نے لگایا تھا عَلم
جسقدر ظالمو تم ہم پہ ستم ڈھاؤ گے
ہر محلے کے مکانوں پہ عَلم پاؤ گے

ہمیں ہر دور میں مشکل سے بچاتا ہے عَلم
اپنی راہوں کی رکاوٹ کو مٹاتا ہے عَلم
ایک مرکز پہ زمانے کو بلاتا ہے عَلم
مگر عباسؑ کے دشمن کو جلاتا ہے عَلم
جو بھٹک جائیں انھیں راہ دکھا دیتا ہے
ڈگمگاتے ہوئے قدموں کو جما دیتا ہے

میں ہوں عباس کا نوکر یہ سعادت دیکھو
میرے ہاتھوں میں عَلم ہے مری عزت دیکھو
اس نے کس طرح بدل دی مری قسمت دیکھو
میرے اس قلب میں ایمان کی دولت دیکھو
یاد شبیر میں اس آنکھ کو نم دیکھو گے
روز محشر مرے ہاتھوں میں عَلم دیکھو گے

ظلم سے مٹ نہیں سکتا کبھی نامِ عباسؑ
جبر سے جھک نہیں سکتا ہے غلامِ عباسؑ
موجِ دریا میں ہے موجود کلامِ عباسؑ
سب شہیدوں کو پہنچتا ہے سلامِ عباسؑ
آج منسوب یہی اک ہے ادا غازی سے
ہم نے سیکھی ہے مصیبت میں وفا غازی سے

آؤ عباسؑ کی دریا پہ شہادت دیکھو
اک علمدار کی بے فوج قیادت دیکھو
کٹ گئے شانے مگر پھر بھی شجاعت دیکھو
خون میں ڈوبی ہوئی غازی کی صورت دیکھو
ریت پر بہہ گیا ہے مشک سے سارا پانی
دیکھنا تک نہیں غازی کو گوارا پانی

www.syedahmnaqvi.com

مجلسِ شاہ میں کرنے کو جو آئے ماتم
فاطمہؑ زہرا اسے دینگی جزائے ماتم

دورِ حاضر کے یزیدوں کے دہل جائینگے دل
اپنے سینوں سے جو نکلے گی صدائے ماتم

پشت سے بہتا لہو شہ سے وفا کا ہے ثبوت
ہم بھی مشتاقِ شہادت ہیں بتائے ماتم

یہ عزائے شہِ مظلوم کا دیکھا ہے اثر
ہر یزیدی کے کلیجے کو جلائے ماتم

قصہ کرب وبلا سب کو سنائے مجلس
منظرِ مقتلِ شبیر دکھائے ماتم

سال بھر جتنے گنہ میرے فرشتے لکھیں
اک محرم کے مہینے میں مٹائے ماتم

کون ہے تو جو کرے طنز مرے ماتم پر
مرے خالق کو بھی بھاتی ہے ادائے ماتم

آج بھی دہر میں مرحب کے وفاداروں پر
ضربتِ حیدرِ کرار لگائے ماتم

انقلابی کریں ذہنوں کو ہمارے نوحے
دل میں یادِ شہِ مظلوم جگائے ماتم

نوحے افکار یزیدی پہ چلائیں خنجر
آگ سینوں میں لعینوں کے لگائے ماتم

ہم غلامانِ شہِ کرب و بلا ہیں نقویؔ
اپنے ذہنوں میں نہیں کچھ بھی سوائے ماتم

شہ کا دکھ درد تو سنانے دو
اب مجھے کربلا میں جانے دو

سب یزیدوں کے سر جھکا دیں گے
علم عباسؑ کا اٹھانے دو

دیکھو روئینگے پھر یزید و زیاد
علی اصغرؑ کو مسکرانے دو

تم سے سارے حساب لے لے گا
وارث کربلا کو آنے دو

www.syedahmqvi.com

اے فرشتو رہو لحد میں خموش
مجھے نادِ علیؑ سنانے دو

ہونگے مجلس میں پنجتن سارے
ذرا فرشِ عزا بچھانے دو

حق سے جنت ملے گی نقوؔی کو
داغِ ماتم ذرا دکھانے دو

www.syedahmnaqvi.com

شبیر کی جس شخص کو پہچان نہیں ہے
انسان کی صورت ہے وہ انسان نہیں ہے

شبیر کے دشمن کی یہ موٹی سی ہے پہچان
بس مردہ ہے وہ جس میں کوئی جان نہیں ہے

ہے دل میں مرے صرف غمِ سبطِ پیمبر
کچھ پاس مرے نذر کا سامان نہیں ہے

اس بزم سے آتی نہیں خوشبوئے مودّت
گر تذکرۂ حضرتِ سلمان نہیں ہے

جس میں رہی پابندِ رسن عترتِ اطہار
تربت وہ سکینہ کی ہے زندان نہیں ہے

جو قلب میں رکھتا ہے محبت شہ دیں سے
مرنے پہ بھی زندہ ہے وہ بے جان نہیں ہے

اس ذکر میں نقوؔی مری پوشیدہ بقا ہے
میرا کوئی شبیر پہ احسان نہیں ہے

❁ ❁ ❁

www.syedahmnaqvi.com

❁

کون سمجھا اسے کہ کیا ہے حسینؑ
سارے عالم کا رہنما ہے حسینؑ

بے سہارو در حسینؑ پہ آؤ
بے سہاروں کا آسرا ہے حسینؑ

اپنے اعمال پر نظر رکھو
نوکِ نیزہ سے دیکھتا ہے حسینؑ

دیں کو خطرہ نہیں لٹیروں کا
اسکے پہرے پہ آگیا ہے حسینؑ

کربلا سے دیار جنت تک
چند لمحوں کا راستہ ہے حسینؑ

آبِ زم زم سے تابہ نہرِ فرات
ایک عظمت کا سلسلہ ہے حسینؑ

فکرِ بوجہل پر پلا ہے یزید
دوشِ سرکار پر پلا ہے حسینؑ

قبر میں ہر سوال پر نقویؔ
ہر عزادار کہہ رہا ہے "حسینؑ"

❁ ❁ ❁

www.syedahmnaqvi.com

❁

شہ کو جب قتل گاہ ملتی ہے
دین کو پھر پناہ ملتی ہے

سوئے شبیر چلنے والوں کو
منزلِ لاالہٰ ملتی ہے

سبقِ کربلا سے مومن کو
حق پہ مرنے کی چاہ ملتی ہے

درِ سرور پہ غم کے ماروں کو
ظالموں سے پناہ ملتی ہے

ظلم آلِ نبیؐ پہ جس نے کیا
اسکی حالت تباہ ملتی ہے

دشمنِ آل ہے بخیل اتنا
کوہ مانگو تو کاہ ملتی ہے

کربلا سے بہشت تک نقویؔ
شہ کے عاشق کو راہ ملتی ہے

www.syedahmnaqvi.com

دیں کو ثبات تیر نہ تلوار نے دیا
اس کو حشم حسین کے انکار نے دیا

حق بات ایک ظالم و جابر کے سامنے
کہنے کا حوصلہ ہمیں بیمار نے دیا

جو بھی عروج پایا ہے ملت کے ذہن نے
واللہ وہ حسینؑ کے کردار نے دیا

خندق کا معرکہ ہو کہ خیبر کی جنگ ہو
دشمن کو زخم حیدر کرار نے دیا

ذلت کا زخم تا بہ ابد اہل شام کو
اصغر کی اک حسین سی پیکار نے دیا

ہو کر شہید آ گیا جنت کے قصر میں
حر کو یہ اوج سیّدِ ابرار نے دیا

سیدانیاں تھیں بلوۂ اعدا میں ننگے سر
عابد کو غم یہ شام کے بازار نے دیا

نقویؔ کو موت حبِ علی ہی میں آئے گی
یہ ذوق اس کو میثمِ تمار نے دیا

نہ ننگ و نام نہ انعام بے بہا کے لئے
حسین آئے تھے مظلوم کی بقا کے لئے

کچھ ایسی شان سے ہنس کر گئے علی اصغر
سوائے رونے کے اب کیا ہے اشقیا کے لئے

قبولیت کی صدا سن بھی لی محبّوں نے
ابھی تو ہاتھ اٹھے تھے فقط دُعا کے لئے

کوئی تو کہدے یہ آلِ نبیؐ کے دشمن سے
ذرا سا سوچ لیا کر کبھی خدا کے لئے

خدا نے کعبے کی صورت میں اک زچہ خانہ
خلیل حق ہی سے بنوایا مرتضیٰ کے لئے

کہاں ملو گے بتا دو یہ کربلا والو
ترس گئے ہیں تمہارے نقوش پا کے لئے

غمِ حسینؑ میں پلکوں پہ اشک ہیں نقویؔ
یہ دونوں ہاتھ اٹھا دو ذرا دُعا کے لئے

www.syedahmnqvi.com

تجھ کو تو غمِ شاہ کا احساس نہیں ہے
تیرا یہ چلن دین کا عکاس نہیں ہے

شبیر کا بنتا ہے غلام اور ہے پُر خوف
شاید تو غلامِ درِ عباس نہیں ہے

جب سے ہیں کٹے حضرت عباس کے بازو
پانی کی سکینہ کو کوئی آس نہیں ہے

اب سوچ مسلمان بھٹکنے کا سبب بھی
سنت تو ہے قرآن ترے پاس نہیں ہے

فوراً ہی دیا ساقیِ کوثر نے اسے آب
اب اصغرِ ناواں کو کوئی پیاس نہیں ہے

جس میں نہ کسی طور سے بھی ذکرِ علی ہو
اس طرح کی محفل تو مجھے راس نہیں ہے

یہ معجزہ ہے حضرتِ شبیر کا نقویؔ
مجھ کو غم و آلام کا احساس نہیں ہے

www.syedahmnqvi.com

کربلا دل میں بسا کر رکھنا
قلب کو خلد بنا کر رکھنا

کچھ عمل بھی ہو عزاداری بھی
ساتھ دونوں کو ملا کر رکھنا

گردنیں کٹتی ہیں کٹ جانے دو
پرچمِ شاہ اٹھا کر رکھنا

ماتمِ شاہ کے کل زخموں کو
اپنے سینے پہ سجا کر رکھنا

سر بلندی کی طلب کے لئے سر
درِ حیدر پہ جھکا کر رکھنا

جو علی کا بھی ملے دشمنِ جاں
قبر میں اس کو سلا کر رکھنا

ذکرِ شبیر کی مشعل نقویؔ
یونہی تا حشر جلا کر رکھنا

حظ ہے زہرا کے در پہ آنے میں
سر بلندی ہے سر جھکانے میں

ہو تو لاؤ علی کے لال کی مثل
سر کٹانے میں گھر لٹانے میں

کربلا میں لٹا بتول کا گھر
دینِ اسلام کو بچانے میں

عمر گزرے بنامِ ذکرِ حسین
یا تو مٹنے میں یا مٹانے میں

www.syedahmnaqvi.com

جو بھی کچھ ہے وہ ہے بنامِ حسین
قدرتِ حق کے کارخانے میں

آؤ شہ کی مدد کرو غازی
علی اکبر کی لاش اٹھانے میں

تو گدائے حسین ہے نقوی
تیری اوقات کیا زمانے میں

اُنس عالم میں مجھے صاحب لولاک سے ہے
میں زمیں پر ہوں مگر رابطہ افلاک سے ہے
دشمنِ آلِ نبیؐ کیا یہ نہیں تجھ کو خبر
یہ زمیں کیا ہے فلک پنجتن پاک سے ہے

ڈوبتوں کو سہارا ان کا ہے
جو نہ مانیں خسارا ان کا ہے
کس طرف ناؤ لے کے جاؤ گے
ہر طرف ہی کنارا ان کا ہے

www.syedahmnaqvi.com

دشمنِ پنجتنؑ پہ وار کریں
دامنِ شر کو تار تار کریں
میری مانو نبیؐ کے وارث کا
آؤ سب مل کے انتظار کریں

مولاؑ ہمارے دیس کو سلطان چاہئے
جو شانِ ذوالفقارؑ ہے وہی شان چاہئے
فخرِ مسیح اس لئے آجائیں جلد آپ
مردہ پڑا ہے جسم اسے جان چاہیے

علی سے دشمنی رکھنا عجیب لگتا ہے
دہکتا آگ میں تیرا نصیب لگتا ہے
تو میری مجلس و ماتم پہ طنز کرتا ہے
یزید کے تو یقیناً قریب لگتا ہے

تاریخِ اہلبیت بڑی تابناک ہے
جس گھر کا میں غلام ہوں وہ سب سے پاک ہے
کیسا غرور دولت دنیا پہ اہلِ شر
سارا جہاں حسینؑ کے قدموں کی خاک ہے

www.syedahmnaqvi.com

ہر دکھی دل کا آسرا ہو گا
سارے عالم کا رہنما ہو گا
پنجتن کو کیا ہے جس نے خلق
مان لیجے وہی خدا ہو گا

ذکرِ حیدر چراغ ہو جائے
سب گناہوں کے داغ دھو جائے
جب لگاؤں میں نعرۂ حیدر
دل مرا باغ باغ ہو جائے

www.syedahmnaqvi.com

ناپ لے جو حبِّ حیدرؑ ایسا پیمانہ تو لا
ساقیِ کوثر ہو جس میں ایسا مے خانہ تو لا
جو پکارے ہر گلی کوچے میں یا مولا علیؑ
ایسا دکھلا دے قلندر ایسا دیوانہ تو لا

لے کے دل میں امنگ جائے گا
اپنے مولاؑ کے سنگ جائے گا
یا علیؑ ورد کرتا جنت میں
ہر علیؑ کا ملنگ جائے گا

تین بار اخلاص کا سورہ اور الحمد ایک بار
ان عزیزوں کے لئے پڑھ دیں جو ہیں زیر مزار
(نقوی)

www.syedahmaqvi.com

بحرِ غم سے مجھے نکالا ہے
گر رہا تھا مگر سنبھالا ہے
کیوں پریشاں ہوں میں کہ شیر خدا
میری امداد کرنے والا ہے

میں ہوں علوی میری زمانے سے ٹھنی ہے
ہر بات مری نام علیؑ ہی سے بنی ہے
روکا جو مجھے در پہ تو بولے یہ فرشتے
جنت میں اسے جانے دو یہ پنجتنی ہے

عبدیت کی ادا تو ہے کچھ اور
حق کا اظہار کوئی راز نہیں
جو نہو حبِ آل میں سجدہ
ایک ٹکرّ ہے وہ نماز نہیں

حبِ حیدرؑ جو دل میں بند نہیں
وہ کہیں پر بھی سر بلند نہیں
جس میں ذکرِ علیؑ نہ ہو نقویؔ
وہ مجھے زندگی پسند نہیں

نہ کسی اہلِ زر سے مانگتے ہیں
نہ کسی تاجور سے مانگتے ہیں
پنجتنؑ کے غلام ہیں نقویؔ
ہم تو زہرا کے در سے مانگتے ہیں

مصداقِ حسن آیۂ تطہیر بن گئی
زہرا رسولؐ پاک کی توقیر بن گئی
ختم الرسلؐ سے بارہ اماموں کے دَور تک
زہرا کی ذات بیچ کی زنجیر بن گئی

www.syednaqvi.com

جو بھی تدبیرِ بد میں رہتے ہیں
وہ مصائب کی زد میں رہتے ہیں
قومیت اپنی بوترابی ہے
ہم علیؑ کی مدد میں رہتے ہیں

پنجتن سے مرادِ دل مانگو
آکے اس در پہ پھر نہ جاؤ کہیں
ہر برائی کو چھوڑ دو نقویؔ
شہ کی نظروں سے گر نہ جاؤ کہیں

کونین میں حیات ہے انکے وجود سے
یہ ساری کائنات ہے انکے وجود سے
ان کا وجود آج بھی قائم ہے دہر میں
دنیا میں حق کی بات ہے انکے وجود سے

چلتی ہوئی دنیا کی ہوا انکے لیے ہے
کونین میں جو کچھ بھی بنا انکے لئے ہے
میں بھی تو ہوں اے نقوی علی والوں میں شامل
جو کچھ ہے مرا اب خدا انکے لئے ہے

www.syedahmnaqvi.com

ایک ہی لفظ سے یہ کام لیا
گر رہا تھا کسی نے تھام لیا
خود مدد کی خدائے عادل نے
جونہی میں نے علیؑ کا نام لیا

جو بھی مظلوم ہے زمانے میں
اس سے بس کربلا کی بات کرو
مشکلیں آپ بھاگ جائیں گی
سب کے مشکل کشا کی بات کرو

جانِ مشکل کشا سے ملتا ہے
سرِ مصطفےٰ سے ملتا ہے
آج گمراہیوں کی ظلمت میں
حق ہمیں کربلا سے ملتا ہے

گھر لٹانے کی بات کرتے ہو
دل دکھانے کی بات کرتے ہو
لاکھ جانیں ہوں میری نذرِ حسینؑ
جان جانے کی بات کرتے ہو

www.syedahmnqvi.com

ان کے دل کو سرور ملتا ہے
کور آنکھوں کو نور ملتا ہے
واسطہ اہلبیت کا دے کر
جو بھی مانگو ضرور ملتا ہے

مرے غمخوار اب بھی باقی ہیں
کچھ ہیں ایرانی کچھ عراقی ہیں
حشر کی پیاس کا مجھے کیا غم
جب پلانے کو بارہ ساقی ہیں

خیبر کی جنگ جیت لی سب کو پچھاڑ کے
کوئی نہیں جو ٹھہرے مقابل پہاڑ کے
مت بھول زورِ حیدرِ کرار اے عدو
انگلی سے رکھ دیا درِ خیبر اکھاڑ کے

نعرۂ حیدری ہمارا ہے
ہر عزادار کا سہارا ہے
خود خدا نے فرشتے بھیجے ہیں
یا علیؑ جب کبھی پکارا ہے

مے ولائے علیؑ کی پینے میں
لطف آنے لگا ہے جینے میں
آؤ بیٹھو نجات کی خاطر
پنجتن کے رواں سفینے میں

دیکھ خندق میں آکے صفدر کو
پیشوا مان لے تو حیدر کو
جس نے بچپن میں ایک انگلی سے
چیر ڈالا تھا پل میں اژدر کو

نامِ حیدر بڑا سہارا ہے
ڈوبتوں کیلئے کنارا ہے
آکے خیبر کی جنگ میں دیکھو
کیا تمہارے نبیؐ کا نعرہ ہے

نہ بن سکا کوئی مشکل کشا امام کے بعد
درود پڑھتے رہو ان پہ ہر سلام کے بعد
خدا نے بھیجے فرشتے ہماری مشکل میں
علیؑ کا نام لیا جب خدا کے نام کے بعد

پنجتن کا واسطہ دیتا ہوں اے پروردگار
بھیج دے اسکو زمانے کو ہے جس کا انتظار
جسکے آتے ہی پکارے گا زمانہ بے خطر
لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

جس نے لاوارثوں کو پالا ہو
ہر غم سے گھر نکالا ہو
یا علیؑ بھیج دیں قمر اپنا
تاکہ دنیا میں پھر اجالا ہو

www.syedahmuqvi.com

خوشی میں یاد نہ رکھا غموں میں بھول گئے
وہ کیسے لوگ تھے جو آفتوں میں بھول گئے
رہے جو حبِ علیؑ دل میں رکھنے والے تھے
مٹے جو نام علیؑ مشکلوں میں بھول گئے

جو بھی حیدر کے پرستار ہوئے
وہ محمدؐ کے وفادار ہوئے
یا علیؑ حق کے نبیؐ نے بھی کہا
جب مصیبت میں گرفتار ہوئے

قبر میں جا کے مسکرانے لگا
جونہی وقت حساب آنے لگا
جب فرشتوں نے کچھ کہا نقویؔ
انکو نادِ علیؑ سنانے لگا

یا علیؑ کہہ کے جب حساب دیا
حق نے دل کھول کر ثواب دیا
نعرۂ یا علیؑ علاج بنا
سب حکیموں نے جب جواب دیا

www.syedahmnaqvi.com

غیر کے تذکروں کو رہنے دو
درد جو بھی ہے مجھ کو سہنے دو
مشکلیں خود ہی بھاگ جائیں گی
المدد یا علیؑ تو کہنے دو

شانِ مولاؑ بتانے آیا ہوں
اسمِ اعظم سنانے آیا ہوں
یا علیؑ یا علیؑ کے نعرے سے
مشکلوں کو بھگانے آیا ہوں

www.syedahmnaqvi.com

میں نبیؐ کے چمن کا نوکر ہوں
بس درِ پنجتن کا نوکر ہوں
حکمرانی ہے میری عالم پر
کیونکہ مولا حسنؑ کا نوکر ہوں

دلبرِ مصطفٰےؐ کی محفل ہے
سب کے حاجت روا کی محفل ہے
آنسوؤں سے وضو کرو نقویؔ
حسنؑ مجتبٰےؑ کی محفل ہے

جو ڈوبتے ہوں ان سے کنارا نہ مانگنا
جو روشنی نہ دے وہ ستارا نہ مانگنا
پکڑے رہو خلوص سے دامانِ پنجتن
جو گر رہے ہوں ان سے سہارا نہ مانگنا

گدائے سبطِ پیمبر ہیں شان والے ہیں
امام سے جو ملی وہ امان والے ہیں
ہمیں غریب نہ سمجھیں یہ تخت و تاج پرست
ہم اس جہان میں چودہ مکان والے ہیں

www.syedahmqvi.com

تمہیں کیسے بتائیں کیا ہے حسینؑ
قلبِ زہراؑ کی بس دعا ہے حسینؑ
بعدِ قتلِ حسینؑ چپ ہے یزید
اب بھی نیزے پہ بولتا ہے حسینؑ

دکھ درد میں ہر شخص کا ہمدرد ہے شبیرؑ
جو آپ ہی لشکر ہے وہی فرد ہے شبیرؑ
آلام میں بڑھتا ہی گیا حوصلہ اس کا
جو صبر میں یکتا ہے وہ اک مرد ہے شبیرؑ

ہر دکھی دل کا آسرا ہے حسینؑ
دل میں انسان کے بسا ہے حسینؑ
اے طبیبو دوائیں لے جاؤ
ہر مرض کی مرے دوا ہے حسینؑ

جہاں بہشتِ بریں ہے وہ در حسینؑ کا ہے
پڑھے جو نیزے پہ قرآں وہ سر حسینؑ کا ہے
کوئی ٹھکانہ نہیں ہے یزید کا نقوی
ہر اک دل میں مگر اب بھی گھر حسینؑ کا ہے

www.syedahmnaqvi.com

عباسؑ سا جہاں میں کوئی کب دلیر ہے
ابن علیؑ ہے شیر خدا کا یہ شیر ہے
آئے قضا تو آکے ٹھہر جائے سامنے
غازیؑ کا صرف نام ہی لینے کی دیر ہے

جس کے بچے کو لگا تیر ستم
پیروِ سبطِ پیمبرؐ ہو گا
جس کا سینہ ہوا گولی سے فگار
وہ غلامِ علی اکبرؑ ہو گا

www.syedahmnaqvi.com

جسکے سینے میں شہ کا غم ہو گا
اس پہ اللہ کا کرم ہو گا
پرچم شہ سے بھاگنے والے
در جنت پہ بھی علم ہو گا

ساری دنیا بنی نبیؐ کیلئے
میری ہر سانس ہے علیؑ کیلئے
میں نے مجلس میں بس دعا کی ہے
اک ہمیشہ کی زندگی کیلئے

جو یزیدی ہیں انہیں جاہ و حشم کافی ہے
میں حسینی ہوں مجھے ایک ہی غم کافی ہے
کیوں نہ عباسؑ کو مشکل میں پکاروں نقوی
میری مشکل کو تو غازی کا علم کافی ہے

جو فاطمہؑ کے لال پہ ہر دم نثار ہیں
جو کربلا میں اہلِ ولا کی پکار ہیں
عباسؑ سے مرادِ دلی کیوں نہ مانگئے
دستِ خدا کے آپ بھی تو شاہکار ہیں

تین بار اخلاص کا سورہ اور الحمد ایک بار
ان عزیزوں کے لئے پڑھ دیں جو ہیں زیر مزار
(نقوی)

عجیب شان دکھائی علیؑ کی بیٹی نے
خطابتِ پدری آئی ان کے حصے میں
جو کام کر نہ سکے تھے شہید راہِ وفا
وہ کام کر دیا زینبؑ نے ایک خطبے میں

ہر سو پیام کرب و بلا عام کر دیا
جو انبیا نہ کر سکے وہ کام کر دیا
زینبؑ نے پُر غرور امیہؔ کے راج کو
کچھ کوڑیوں کے مول میں نیلام کر دیا

www.syedahmmqvi.com

کون سی ہستی امامت کا سہارا بن گئی
گھپ اندھیری رات میں روشن ستارا بن گئی
کشتیِ اسلام تھی بس ڈوبنے کو ریت میں
بنت زہراؑ خشک صحرا میں کنارا بن گئی

زینبؑ نبیؐ کے خواب کی تعبیر بن گئی
حیدرؑ کی جیتی جاگتی تصویر بن گئی
اہلِ حرم کے واسطے حق کی امان تھی
دربارِ شام پہنچی تو شبیر بن گئی

کبھی تو منکرِ آلِ نبیؐ سے پیار نہ کر
عدوئے آلِ پیمبرؐ کا اعتبار نہ کر
امامِ عصرؑ کی آمد کا منتظر بن جا
تلاشِ حق ہے تو غیروں کا انتظار نہ کر

فرات جو رہگذار میں ہے
حسینؑ کے اختیار میں ہے
شہود کرب و بلا سے مومن
امام کے انتظار میں ہے

www.syedahmaqvi.com

قصرِ کفار جلنے والا ہے
ظلم کا دور ٹلنے والا ہے
آؤ دیکھو قمر ہدایت کا
سامرہ سے نکلنے والا ہے

اپنی دنیا انھیں بنانے دو
ظلم اہلِ وفا پہ ڈھانے دو
ان سے سارے حساب کرلینگے
وارثِ فاطمہؑ کو آنے دو

مجھ کو ملے غلامی کا عہدہ خدا کرے
گھاٹے ہیں میرا جائے نہ سودا خدا کرے
ہو تیرا حشر تیرے ہی پیروں کے ساتھ ساتھ
میرے نصیب میں رہیں چودہ خدا کرے

غفلت نہ کر علیؑ کا سہارا ہی مانگ لے
جب ڈوبنے لگا ہے کنارا ہی مانگ لے
بخشش جو چاہتا ہے تو کمتر نہ کر طلب
دو تین چھوڑ بارہ کے بارہ ہی مانگ لے

www.syedahmnqvi.com

ہستیِ ظلم سمٹ جائے گی
جبر کی رات ہے کٹ جائے گی
ساری ظلمت یہ جہاں کی نقویؔ
مولا آئیں گے تو چھٹ جائے گی

آپ جب غیب سے عیاں ہوں گے
نعمتیں برسیں گی جہاں ہوں گے
ساری دنیا کے شاہ پھر نقویؔ
صاحبِ آخرالزماں ہوں گے